ربیع الاول اور میلاد

رضوانہ عثمان
علی آباد

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا (احزاب)

اے نبی ہم نے یقیناً آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

یہ سراج منیر اور آفتاب نبوت ربیع الاول کے مہینے میں عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور صرف عرب کی ہی سرزمین کو نہیں بلکہ اپنے نور ہدایت سے سارے عالم کو منور کر دیا۔ اس آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا گوشہ گوشہ تاریک تھا حق و صداقت کی روشنی سے محروم تھا رشد و ہدایت کا چراغ گل اور تہذیب وتمدن کا ستارہ غروب ہو چکا تھا نیز دنیا حق پرستی کے نام سے بالکل ناآشنا ہو چکی تھی۔ باطل اور ظلم پرستوں کی سلطنت عروج پر تھی اور فسق و فجور کا بازار گرم تھا۔ جگہ جگہ زنا کاریاں، شراب خوریاں اور قمار بازیاں ہو رہی تھیں اور رسہ گیری کا عام رواج تھا۔ خاندانی تنازعات اور دشمنی کا سلسلہ نسل در نسل چلتا رہتا تھا۔ ہر جگہ جہالت اور بربریت پھیلی ہوئی تھی۔ خدا پرستی کا بھول کر بھی تصور نہ آتا تھا۔ ایسی حالت میں رب العزت کی غیرت وحمیت کو حرکت ہوئی اور دریائے رحمت میں جوش آیا، روئے زمین میں توحید الٰہی کی اشاعت کیلئے اور لوگوں میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور خصائل حمیدہ کی روح پھونکنے کیلئے ایک ماہر معلم کی ضرورت پیدا ہوئی جو اخلاق و سیاست اصول حکمرانی، قواعد سلطنت وضوابط رعایا پروری وعدل گستری کی عملی تعلیم دینے والا اور ہر کام کے محاسن و نقائص سے آگاہ کرنے والا نیز دنیا و آخرت کی صحیح سچی اور خیر و شر کی جزاء وسزا کی خبر دینے والا مصلح اور بے غرض محسن اعظم اور امین وصادق ہو۔

چنانچہ عرب کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت ونبوت کا بیش بہا خلعت عنایت فرما کر داعی الی اللہ، شاہد حق، نذیر وبشیر اور سراج منیر کے القاب سے مشرف فرما کر آپ کو مبعوث فرمایا۔

اس روشن چراغ کی روشنی چاند اور سورج سے زیادہ ہے مخلوق خدا جس طرح آفتاب و ماہتاب کی روشنی کی محتاج ہے اس سے کہیں زیادہ اس سراج منیر کی روشنی کی محتاج ہے اس سراج منیر سے بے شمار چراغ روشن ہوئے اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ آفتاب صرف رات کی تاریکی کو دور کر سکتا ہے لیکن نبوت کا چراغ کفر و شرک اور عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ کی ظلمتوں کو مٹاتا اور ہٹا دیتا ہے۔ یہ آفتاب غروب ہو کر تاریکیوں میں چھپ جاتا ہے لیکن چراغ نبوت کی روشنی رات دن میں برابر رہتی ہے۔ لیلھا کنھارھا۔ یہ آفتاب محدود وقت میں زمین کے ایک حصہ کو روشنی پہنچاتا ہے لیکن چراغ رسالت شب و روز اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے روشنی پہنچاتا ہے۔ اور غیر فانی شعاعوں سے جہالت، ظلمت الحاد و کفر و شرک کی تاریکیوں کو دور کرتا رہتا ہے نیز لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو صحیح عقائد کی چمک سے منور کرتا رہتا ہے۔ اسی کی چمک سے دنیا نے تمدنی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی روشنی حاصل کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ ہے اس کی نویں تاریخ نہایت ہی سعید ومسرت آمیز ہے اور دوشنبہ کا دن بھی فیض و نور سے لبریز ہے کیونکہ اس دن خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ درحقیقت یہ دن تمام کائنات عالم کیلئے خیر و برکت و سعادت کا دن ہے اس دن جتنی بھی خوشی ومسرت کا اظہار کیا جائے کم ہے لیکن اس ظاہری جشن سے ہم اپنے منصبی فرائض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ان رسمی محفلوں اور مروجہ میلاد خوانیوں سے نبی اکرم خوش ہو سکتے ہیں۔ جب تک ہم آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل نہ کریں اور آپ کی سچی تابعداری نہ کریں آپ کی سچی محبت آپ کی سچی تابعداری سے ہوتی ہے۔ اور اسی اطاعت میں آپ کی خوشی ہے حدیث میں ہے کہ جس نے میری سنت سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراء سے روایت ہے کہ:

ایک روز رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے وضو کے پانی کو تبرکاً اپنے جسموں پر ملنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کس چیز نے تم کو اس کام پر آمادہ کیا ان لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کام پر آمادہ کیا اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کے اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بولے تو سچ بولے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ہمسائیگی کا حق ادا کرے۔

لٰہذا عاشق رسولؐ کے دعویدار ہونے کیلئے ضروری ہے کہ نبی کریمؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، جن ناجائز کاموں سے آپؐ نے منع فرمایا ہے اس سے باز رہیں، جہاں یہ مہینہ مسرت و شادمانی کا ہے اسی کے ساتھ رنج والم اور افسوس کا بھی مہینہ ہے یعنی اسی ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو رسول اکرمؐ اپنی عمر مبارک کے تریسٹھویں سال اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ رحلت فرمانے سے کچھ ہی پہلے مزارات پرستی سے روکنے کیلئے آپؐ نے فرمایا۔

لعنت الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبياء هم مساجد (بخاری)

یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

ذات مقدس ہی کی طرف اشارہ ہے:

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

پیغمبر خداؐ اپنی نبوت کے بعد دنیا میں تیئیس سال تک زندہ رہے ہر سال ربیع الاول آتا رہا لیکن نہ تو آپؐ نے کوئی مجلس مروجہ منعقد کی نہ اس کا حکم دیا اور رحلت سے پہلے فرمایا کہ میرے اس دین میں جو نیا کام نکلے میں اس سے بیزار ہوں (بخاری شریف)

تحفۃ القضاۃ میں ہے: **لا ينعقد لانه محدث وكل محدثة ضلالة وكل ضلالة فى النار**

یعنی یہ مجلس میلاد منعقد نہ کی جائے اس لئے کہ یہ دین میں ایک نئی گھڑت ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب تحفہ اثناعشریہ میں لکھتے ہیں۔

روز تولد ہیچ نبی عید گردانیدن

کسی پیغمبر کی ولادت کے دن کو عید کی طرح منانا جائز نہیں ہے۔

علاوہ ازیں قرآن پاک میں واضح طور پر موجود ہے: **قوموا الله قانتين**

یعنی قیام باادب صرف خدا ہی کیلئے کیا کرو۔

آنحضرتؐ نے اپنے لئے اپنی زندگی میں اپنے اصحاب کرامؓ کو اپنے لئے قیام کرنے سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں تشریف لائے ہم آپؐ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے تو آپؐ ناراض ہوئے اور فرمایا: **لاتقوموا كما يقوم الا عاجم يعظم بعضهم بعضا** (ترمذی)

یعنی مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو جیسے بددین لوگ ایک دوسرے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ باوجودیکہ ہمیں آنحضرتؐ سے زیادہ محبت کسی سے نہ تھی لیکن ہم جانتے تھے کہ آپؐ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا آپؐ کو برا معلوم ہوتا ہے اور آپؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے ہم کبھی بھی حضور اکرمؐ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک مجلس میں تشریف لائے انہیں دیکھ کر ایک شخص کھڑا ہوگیا سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ:

ان النبى ﷺ نهى عن ذا یعنی نبی کریمؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

تحفۃ القضاۃ میں ہے: بعض لوگ آپؐ کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اس وقت آپؐ کی روح تشریف لاتی ہے یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے۔

بہر حال اس ماہ میں خوشی بھی ہے اور غم بھی مسرت و شادمانی بھی اور افسوس و صدمہ بھی ہے۔ محب رسولؐ کیلئے اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ افراط و تفریط ٹھیک نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا:

لا تطرونى كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبدالله ورسوله (بخاری شریف)

اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ مولانا حالی نے یوں کیا ہے

تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں جس طرح واں سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک بندہ

☆☆☆☆☆☆☆